قرآن، صاحبِ قرآن اور ہمارے اسلاف

اس خطبہ جمعہ کا موضوع ہے:

ماہِ رمضان میں تلاوتِ قرآن کا الگ ہی لطف اور ذائقہ ہوتا ہے۔ تلاوتِ قرآن کی ایسی چاشنی اور دلنشینی غیر رمضان میں نہ محسوس کی جاہے اور نہ ہی اس کا تصور کیا جاتا ہے۔ ماہِ رمضان میں تلاوت کرنے سے انسان کی سانس کے ساتھ روح بھی معطر ہو جاتی ہے۔ رمضان میں تلاوت کا عمل انسان کو نزولِ قرآن کی یاد دلاتا ہے۔ اور قرآن پاک کا اصل میں یہی حق ہے:

[اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ]

''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اُس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس (قرآن) پر سچے دل سے ایمان لے آتے ہیں۔ اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کریں وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔' [البقرۃ: 121]

''حقِ تلاوت یہ ہے کہ اس میں تحریف نہ کی جائے، بلکہ پوری طرح اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی تلاوت کا حق بھی یہی ہے۔'' [تفسیر حافظ عبدالسلام]

قرآن کتابِ انقلاب:

قرآن مجید کتاب انقلاب ہے، یہ محض تلاوت کے لیے نازل نہیں ہوا بلکہ یہ اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کا دستورِ حیات ہے۔ اس ملک کی بنیاد بھی قرآن وسنت ہے۔ قرآن سراسر نور وہدایت ہے اس کی تعلیم عام ہو گی تو دنیا سے اندھیروں کا راج بھی ختم ہو جائے گا اور ظلم وناانصافی کا بھی قلع قمع ہو جائے گا۔ جب تک قرآن زندہ ہے اسلام بھی زندہ ہے اور مسلمان بھی۔ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں:

[وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ]

"اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر اُنہوں نے تو جھٹلایا، لہٰذا ہم نے اُس بُری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا۔ جو وہ سمیٹ رہے تھے۔"

[الاعراف:96]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:((وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ))

"قرآن تیرے حق میں یا پھر تیرے خلاف گواہی دے گا۔"[مسلم:223]

جس کے خلاف قرآن نے گواہی دیدی اس کی بخشش نہ ہو گی:

((مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ))

"جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنہیں قرآن نے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دے دیا ہے۔"[بخاری:4476]

قرآن کی تاثیر

کتابِ ہدیٰ میں یہ تاثیر دیکھی-------------------بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

قرآن کریم اللہ تعالی کی حجت اور اس کا ابدی پیغام بندوں کے نام ہے۔ جو دلوں سے بد گمانیوں کا خاتمہ کر کے یقین کے انمول موتی پروتا ہے۔ قرآن حکیم لوگوں کو اللہ تعالی کی طرف بلاتا اور صراطِ مستقیم دیکھاتا ہے۔ قرآن مجید نورِ ہدایت ہے جو دلوں کا زنگ اتارتا اور کفر و شرک کے قفل کھول دیتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

[كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ]

"ہر گز نہیں! بلکہ دراصل اِن کے دلوں پر ان کے برے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔"(مطففین:14)

ربانی لوگ کون۔۔؟

[مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ]

"کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اُس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کی بجائے تم میرے بندے بن جائو۔ وہ تو یہی کہے گا کہ سچے ربانی بنو جیسا کہ اُس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔"[آل عمران:79]

صحیح بخاری میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا، آیت: (كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ) کا معنی ہے حکماء، فقہاء بنو اور کہا: "کہا جاتا ہے "الربانی" وہ ہے جو علم کی بڑی باتوں سے پہلے اس کی چھوٹی باتوں کے ساتھ لوگوں کی تربیت کرے۔ [بخاری: باب العلم قبل القول والعمل، 67]

کسی شخص میں اگر علم اور کتب الٰہیہ کے پڑھنے پڑھانے سے اللہ تعالی کی بندگی کی خصلت پیدا نہیں ہوتی تو یہ مشغلہ وقت ضائع کرنے مترادف ہے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسے علم سے پناہ مانگی ہے، آپ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ)) "اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے۔

[مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الأدعیۃ:2722]

قرآن کا علم رکھنے والا اور نہ رکھنے والا برابر نہیں!

[اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ]

’’کیااس شخص کی روش بہتر ہے یااس شخص کی)جو مُطیع فرمان ہے،رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتااور سجدے کرتا ہے، آخرت سے ڈرتااور اپنے رب کی رحمت سے امید لگاتا ہے ؟اِن سے پوچھو،کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔‘‘[الزمر:10]

رسول اللہ ﷺ کا اندازِ تلاوت :

آپ ﷺ انس والفت، محبت وچاہت،ذہنی و قلبی یکسوئی کے ساتھ تلاوت فرماتے اور قرآن کے خزانوں میں اپنے آپ

کو محو کر دیتے۔ قاری قرآن روزہ کی حالت میں تلاوتِ قرآن اور صیامِ رمضان سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

گویا قاری اپنی زندگی کو اس ماہِ مبارک میں قرآن مجید کے ساتھ گزارتا ہے،اسی کے متعلق اللہ تعالی فرمان ہے:

[كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ]

’’یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو(اے نبی ﷺ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔‘‘[ص:29]

قرآن نے غلاموں کو آقا بنادیا:

((أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ، لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي، فَقَالَ: ابْنَ أَبْزَى، قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا، قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ، قَالَ عُمَرُ:أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ))[مسلم:817]

”نافع بن عبد الحارث نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے (مقام) عسفان میں ملاقات کی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مکہ پر عامل بنایا ہوا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو عامل بنایا...؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابزیٰ کو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن ابزیٰ کون ہے....؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے غلام کو ان پر عامل کر دیا....؟ انہوں نے کہا کہ وہ کتاب اللہ کے قاری ہیں اور علم الفرائض (یعنی قوانین وراثت جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف العلم قرار دیا ہے) خوب جانتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنو! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
” اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کو گرادے گا۔“

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قابلِ رشک کون ہیں۔۔؟

((لا حسد إلا في اثنتين: رجل علمه الله القرآن، فهو يتلوه آناء الليل، وآناء النهار، فسمعه جار له، فقال: ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان، فعملت مثل ما يعمل، ورجل آتاه الله مالا فهو يهلكه في الحق، فقال رجل: ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان، فعملت مثل ما يعمل))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رشک تو بس دو ہی آدمیوں پر ہونا چاہیے ایک اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم قرآن ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور وہ دوسرا جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لئے لٹا رہا ہے (اس کو دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش! میرے پاس بھی اس کے جتنا مال ہوتا اور میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا۔“

[بخاری:5026]

آداب تلاوت قرآن:

① [وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا] ”اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔“ [المزمل:03]

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام گفتگو بھی ٹھہر ٹھہر کر فرماتے ہیں: ((كان يحدث حديثا لو عده العاد لأحصاه))
”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بات چیت کرتے اور شمار کرنے والا چاہتا تو آپ کے کلمات کو شمار کر لیتا۔“ [بخاری:3567]

③ سیدہ ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت فرماتے تو ہر کلمہ جدا ہوتا تھا:

((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ)) " رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہرتے، پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر رکتے اور پھر پڑھتے ملک یوم الدین (اور پھر ٹھہرتے۔" [ترمذی:2927]

④ ((ليس منا من لم يتغن بالقرآن)) "جس نے قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔" [بخاری:7527]

⑤ حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "نبی کریم ﷺ کس طریقے سے تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے؟ تو انھوں نے جواب میں فرمایا: آپ ﷺ آواز کو کھینچ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔" [سنن نسائی:1014]

⑥ ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)) "تم قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو ۔" [سنن نسائی:1015، صحیح]

ماہرِ قرآن کی شان وشوکت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ]

"قرآن کا مشاق (وہ قاری قرآن جو با عمل ہو) ان بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا، جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور قراءت میں اٹکتا ہے اور تلاوت کرنا اس کے لیے مشقت کا باعث ہے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔" (مسلم:798، لفظی اختلاف کے ساتھ بخاری:4937)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ))

”سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”قرآن پڑھو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔“ [مسلم:804]

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔“ [بخاری:2907]

((قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اگر تم مجھے دیکھتے جب میں گزشتہ رات تمہاری قراءت سن رہا تھا (تو بہت خوش ہوتے)۔ بے شک تمہیں آل داؤد کی آوازوں میں سے ایک آواز دی گئی ہے۔“ [مسلم:793]

قرآن کو سیکھو۔۔!

((استقرؤوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ:مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ومعاذ بن جبل))

” قرآن مجید چار شخصوں سے سیکھو، سیدنا عبداللہ ابن مسعود، ابوحذیفہ مولیٰ سالم، ابی ابن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم“ [بخاری:3760]

صاحبِ قرآن رو پڑے۔۔۔!

نبی ﷺ اپنے علاوہ سے قرآن سننا پسند فرماتے تھے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن پڑھو! عبداللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا۔۔؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ دوسرے سے سنوں، تو میں نے سورہ نساء پڑھی، حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

[فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا]

”پھر سوچو کہ اُس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر تمہیں (محمد ﷺ) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔“ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کے آنسو جاری ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: (كُفَّ) ''بس کرو'' یا فرمایا:(اَمْسِكْ)
''رک جاؤ۔'' پس آپ کے آنسو جاری تھے۔'' [بخاری:4582]

قرآن، رمضان اور ہمارے اسلاف کا طرزِ عمل:

ہمارے اسلاف جب رمضان کا مہینہ آتا تو قرآن مجید کھول لیتے، کمربستہ ہو جاتے، قرآن کریم کا دور کرتے اور قرآن کو اپنا جا نشین بنا لیتے تھے۔

سیدنا ابو بکر صدیق تلاوتِ قرآن کے دوران کثرت سے روتے تھے:

❂ ((۔۔۔۔فطفق أبو بكر يعبد ربه في داره، ولا يستعلن بالصلاة، ولا القراءة في غير داره، ثم بدا لأبي بكر، فابتنى مسجدا بفناء داره وبرز، فكان يصلي فيه، ويقرأ القرآن، فيتقصف عليه نساء المشركين وأبناؤهم، يعجبون وينظرون إليه، وكان أبو بكر رجلا بكاء، لا يملك دمعه حين يقرأ القرآن---- فابتنى مسجدا بفناء داره، وأعلن الصلاة والقراءة، وقد خشينا أن يفتن أبناءنا ونساءنا))

'' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر ہی کرنے لگے۔ نہ نماز میں کسی قسم کا اظہار کرتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ تلاوت کرتے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ دنوں بعد ایسا کیا کہ آپ نے اپنے گھر کے سامنے نماز کے لیے ایک جگہ بنالی۔ اب آپ ظاہر ہو کر وہاں نماز پڑھنے لگے۔ اور اسی پر تلاوت قرآن کرنے لگے۔ پس پھر کیا تھا مشرکین کے بچوں اور ان کی عورتوں کا مجمع لگنے لگا۔ سب حیرت اور تعجب کی نگاہوں سے انہیں دیکھتے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے ہی رونے والے تھے۔ جب قرآن پڑھنے لگتے تو آنسوؤں پر قابو نہ رہتا۔' [بخاری:2298]

❂ سیدنا عمر بن خطاب جب صحابہ کو کسی مجلس کے لیے بلواتے تو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے، اے ابو موسیٰ! تم تلاوت کے ذریعے ہمیں ہمارا رب یاد دلاؤ، تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جلدی جلدی خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت شروع کر دیتے، جس کے بعد دیگر صحابہ کی ہچکی جاتی اور وہ مسلسل رونے لگتے۔

❂ سیدنا عمر کی مجلس شوری کا حال!

((قدم عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدر، فنزل على ابن أخيه الحر بن قيس بن حصن، وكان من النفر الذين يدنيهم عمر، وكان القراء أصحاب مجلس عمر ومشاورته، كهولا كانوا أو شبانا))

"سیدنا عیینہ بن حصن نے اپنے بھتیجے حر بن قیس ہاں قیام کیا، حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنھیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قریب کیا ہوا تھا، یعنی مجلسِ شوری میں شامل کیا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوری میں سب حضرات قرآن کے عالم اور قاری تھے، خواہ کوئی بوڑھا ہو یا نوجوان۔" [بخاری:7286]

امام دار الھجرۃ کا عمل:

۞امام مالک رحمہ اللہ جب ماہِ رمضان آتا تو اپنی تمام تر مصروفیات ترک کر دیتے، صرف تلاوتِ قرآن کو اپنا مشغلہ بنا لیتے، آپ درس وتدریس، فتوی نویسی، اور لوگوں کے ساتھ مجالست چھوڑ دیتے اور فرماتے: " یہ قرآن پاک کا مہینہ ہے۔" جب قران کی تلاوت خوبصورت آواز، اچھے لب ولہجے اور ترتیل کے ساتھ کی جائے تو وہ تاثیر میں کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔

۞جب رمضان کا مہینہ آتا تو امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: (إنما هو قراءة القرآن و إطعام الطعام) "یہ مہینہ تو تلاوت قرآن کا اور حاجت مندوں کو کھانا کھلانے کا ہے۔" [لطائف المعارف:1-183]

۞امام مھدی فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو قرآن پاک پر جھک جایا کرتے تھے، باقی تمام تر مصروفیات ترک کر دیتے تھے۔

۞جب رمضان کا مہینہ آتا تو امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ہر تیسرے روز قرآن کو مکمل کرتے تھے۔

۞امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ ہر روز تلاوتِ قرآن کرتے اور رمضان میں اس معمول کو مزید تیز کر دیتے تھے۔

۞امام ابو سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بھی رمضان کو قرآن کے ساتھ خاص کرتے اور ہر وقت تلاوت کرتے اپنا کوئی لمحہ بھی ذکر الہی سے ضائع نہ کرتے تھے۔

اپنے بھائی کے لیے تلاوتِ قرآن کی نصحیت:

امام عبد الغنی مقدسی کے بھائی شیخ ابراہیم بن عبد الواحد مقدسی کے بارے عباس بن عبد لدائم المصری بیان کرتے ہیں کہ جب میں ان سے الوداع ہوا تو انھوں نے وصیت فرمائی:

[وأوصاني وقت سفري، فَقَالَ: أَكْثَر من قراءة الْقُرْآن، ولا تتركه فَإِنَّهُ يتيسر لَك الَّذِي تطلبه عَلَى قدر مَا تقرأ، قَالَ: فرأيت ذَلِكَ وجربته كثيرا، فكنت إِذَا قرأت كثيرا تيسر لي من سماع الْحَدِيث وكتابته الكثير، وإذا لَمْ أقرأ لَمْ يتيسر لي.]

"قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کرو، اور اس کی تلاوت کو کبھی ترک نہ کرو، تم جس قدر قرآن کی تلاوت کروگے اسی قدر حصولِ علم میں آسانی ہوگی، میں نے اکثر اس کا تجربہ کیا کہ جب قرآن زیادہ پڑھتا ہوں تو سماعِ حدیث اور کتابتِ بھی زیادہ کرتا ہوں، اور نہ پڑھتا تو اس کا سماع اور لکھنا دونوں نہ ہوتا۔"[ذیل طبقات حنابلہ:2-98]

افسوس! ہمارے مزاج رب العالمین کے کلام سے غافل اور بے ذوق ہو گئے ہیں۔ غلط سلط تربیت کے نتیجہ میں انسانی فطرت پر شرک و کفر کی گرد پڑ گئی ہے، فہم و بصیرت کی کمی واقع ہو گئی ہے، کیونکہ ہم نے قرآن مجید کے مقابل دیگر دنیوی علوم کو ترجیح دی، جس کی وجہ سے ہم کلامِ الہی سے دور ہو گئے، بدامنی عام ہو گئی، ہمارے اوپر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں، ہم آفتوں کا شکار ہو گئے، انسان فکری طور پر گمراہ ہو گیا، اور پختہ ارادے کمزور پڑ گئے۔